Digitized by Khilafat Library Rabwah.

اشاعۃ السنۃ النبویۃ

علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ

نمبر دوازدہم — معہ — جلد ہفتم

ضمیمہ متضمن مسائل مذہبیہ بین اہل السنۃ

بابت ماہ صفر سنہ ۱۳۰۱ ہجری مطابق دسمبر سنہ ۱۸۸۳ء

اصول وضوابط وشرح قیمت رسالہ وضمیمہ

(۱) قیمت رسالہ وضمیمہ ہذا بتوریہ یعنی نوابون ورئیسون وسالانہ گورنمنٹ اور عالم مختار سرکار ستوسط اہل وسعت سے ۸ مہ کہ وسعت لوگون سے ملے بی دست اہل علم ہو جو اوسکی اشاعت کرین دعا خیر ۱۲ (۲) یہ رسالہ اور اوسکا ضمیمہ پابند ناغہ ہوتا رہین (۳) ضمیمہ اکثر رسالہ سے علیحدہ ضائع ہوتا ہے (۴) ضمیمہ رسالہ سے علیحدہ فروخت نہین ہوتا۔ رسالہ بدون ضمیمہ ملسکتا ہے (۵) خط وکتابت وارسال زر مہتمم کے پوری نام خطاب سے حسب نشان ذیل ہونا چاہیئے اور بسبب ارسال بجز منی آرڈر یا منڈوی اور کوئی ہو ورنہ مہتمم ذمہ دار نہوگا ✦ ابو سعید محمد حسین مہتمم اشاعۃ السنۃ لاہور محلہ سید مٹھہ متعلقہ ڈاکخانہ لوہاری منڈی

اشتہار

اشاعۃ السنۃ گذشتہ سالون کے پوری جلدین جو ہمارے پاس تہین وہ فروخت ہو چکی ہین یا بعضر بعض سالونکی کامل جلدین ہمارے پاس ہین سب سالونکی پوری جلدین کوئی ہمسے چاہتا ہو تو ہم اوروں سے لیکر اوسکو دیتے ہین۔ اور قیمت پہلی جلدونکی بحساب ۱۰ روپیہ فی جلد ۱۰ روپیہ اور پچھلے تین جلدونکی بحساب ۵ روپیہ ۸ روپیہ دیتے ہین اس زیادتی وگرانی کی نظر سے بمشورہ ومعاونت بعض احباب کے دن سہی جلدون کو ازسر نو چھپوانا چاہتے ہین نظر وترتیب جدید جسمین متفرق مضامین یکجا ہونگے۔ اور اید مضامین جو صرف اپنے وقت مین کارآمد تہے نکالدیجائینگے۔ عربی عبارات ضمیمہ جات اخبار سفیر ہند ۱۸۷۷ء کا ہندی مین ترجمہ کرکے کچھ جلدون مین شامل کیا جائیگا۔ اور تصحیح وصفائی طبع کا اہتمام بہی پورا ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ ان سب جدیدیون کے ساتھ قیمت سالون جلد کی بہی سے بہت کم قائم کیا چاہتے ہین یا اس سے بہی کہ خریداران بہت جلد اپنی درخواستین ارسال فرمائین کیونکہ تعداد جلد محاط درخواست ہوگی۔ اور جسقدر درخواستون کی کثرت سے جلدون کے تعداد بڑہیگی اوسیقدر قیمت مین رعایت ہوگی ✦ ابو سعید محمد حسین مہتمم

مطبع مرتضائی لاہور مین چھپا

فہرست مضامین نمبر ہذا

(۱) دیباچہ دلپذیر اوراسکی اہمیت
(۲) تہذیب عنوان اور تلخیص مضامین
(۳) سرسید اور ضمیمہ ستان ✦ انجمن ہند
(۴) ترقی مکتوبی کی تکمیل مین
اطلاع واعتذار
متعدد سفرون متفرق
اوقات مین اپنی ناچیز
سال
کی جلدیون تبعض قرض
خرید
اور کاپی نویسون کی
سے سبکدوشی کی
دایم الاعتذار
کوئی ہمسے کوئی رسالہ ضمیمہ
شائع نہین کرسکا اب
اگر خصوصی اعذار کا ارتفاع
اور مضمون ہے کوئی نمبرون کا تبادلہ
ہے لہذا نمبر ۱۲ جسمین
کیا گیا ہے اسی ضمیمہ مین
تعالیٰ کی نمبر جلد ہشتم
پیشکش ہونگی خریداران
وغیرہا یقین ہے
وہ ہم
کرم ہمیشہ
اشاعۃ السنۃ مین
عنایت فرمائی ہے
کو معزز قبول مین جگہ
اور عفو وساعت کے
لاوین ✦
المعتذر
المؤلف
دایم القا

دربار راولپنڈی

اور

مسایل اسلامی

(لایق ملاحظہ گورنمنٹ)

راولپنڈی کے دربار دیسرائے ہند جس مین امیر صاحب کابل بھی رونق افروز تھے ہمکو بھی شامل ہونے کا اتفاق ہوا اس دربار کے متعلق اسلامی مسایل اور آئندہ نتایج کا بیان ہم اپنا منصبی فرض خیال کرکے ادا سے کرتے ہین۔ اس تقریب تشریف آوری امیر صاحب ممدوح پر جو اعزاز و اکرام امیر صاحب کا گورنمنٹ کی طرف سے ہوا سو وہ اسلام و مسلمانون کے فخر کا موجب اور گورنمنٹ کی دوراندیشی و قدرشناسی کا مثبت ہے اور جو امیر صاحب کی طرف سے گورنمنٹ کا اکرام ہوا ہے وہ اسلام کی خوبی و صفائی کا مثبت اور مسلمانون کی وفاداری و صدق شعاری کا موجب ہے۔

اس موقع پر جو ہدیے و تحایف گورنمنٹ کی طرف سے امیر صاحب کی خدمت مین۔ یا امیر صاحب کی طرف سے گورنمنٹ کی خدمت مین پیش ہوئے ہین اُن سب کی تفصیل ہمارے مقصود سے اجنبی ہے۔ یہہ کام عام اخبارون کا ہے جو صرف واقعات سے بحث کرتے ہین ہم صرف ان آخری ہدایا فریقین کے ذکر پر اکتفا کرتے ہین جنسے ہمارے مقصود کو خاص تعلق ہے آخری ہدیہ جو گورنمنٹ کی طرف سے امیر صاحب کی خدمت مین پیش ہوا ہے وہ ایک مرصع اور بیش قیمت تلوار تھی جو لیرے نے اپنے ہاتھ سے امیر صاحب کو دی۔ اور آخر ہدیہ منجانب امیر صاحب اونکا یہہ کلمہ تہا جو

نوٹ یہہ ایک عام امر ہے کہ گورنمنٹ نے امیر صاحب کا جسقدر اعزاز و اکرام کیا ہے کبھی کسی کا نہین کیا تھا کہ بعضون اہل رائے منافقین اسلام نے اس اعزاز کو بے جا لجاجت و خوشامد قرار دیا ہے اور اسپر گورنمنٹ پر سخت طعن و اعتراض کیا ہے

تلوار ملنے کے وقت اونہون نے فرمایا تھا) کہ مین اور میری اُمس (قوم و اتباع) اس تلوار کے ساتھہ مخالفین گورنمنٹ کا سر کاٹین گے ان شاء اللہ تعالے - اسی کلمہ پر جانبین کی دوستی وعہد کا استحکام ہُوا - اس اعزاز و اکرام فریقین کے متعلق سنجہ مسایل اسلام دو مسئلے اور اونکے نتایج کا بیان اِس مقام مین ہمکو مدنظر ہے اوّل یہہ کہ مسلمانون کو اقوام غیر سے ہدیہ لینا یا اُنکو دینا اور اون سے عہد و دوستی کرنا جایز ہے یا نہین دوم یہہ کہ اقوام غیر سے عہد و دوستی ہوجائے تو اوسکا ایفاء مسلمانون کے ذمہ پر شرعًا اور خدا کی طرف سے واجب ہوجاتا ہے یا نہین - اِن دونون مسئلون کا پورا بیان ہمارے رسالہ اقتصاد فی مسایل الجہاد مین اِس تفصیل سے ہوا ہے جسکی نظیر کسی کتاب مین پائی نہین جاتی مگر افسوس اس رسالہ کی اشاعت گورنمنٹ کی عدم توجہی اور بے پروائی سے ہنوز معرض التوا مین ہے اِس مقام مین اِن مسایل کے بیان مین اسی تفصیل کا اجمال معرض نقل مین آتا ہے

پہلے مسئلہ کا بیان

حق تعالے نے قرآن مجید مین مخالفین اسلام سے صلح اور دوستی کرنے کی خود اجازت دی ہے سورہ انفال مین ہے کہ اگر تیری مخالف صلح کی طرف مایل ہون تو تو بھی صلح کرلے اور خدا پہ بھروسہ کر -

وان جنحوا للسلم فاجنح لها وتوكل على الله	انفال ع ۸

اور سورہ ممتحنہ مین فرمایا ہے حق تعالے نے تمکو ان مخالفین اقوام کے ساتھہ جو تم دین کے سبب نہین لڑے اور نہ تمکو (اس سبب) تمہارے گھرون سے اُنہون نے نکالا ہے بھلائی اور انصاف کرنے سے نہین روکتا - اِن ہی لوگون کی دوستی سے تمکو روکتا

لا ينهاكم الله عن الذين لم يقاتلوكم في الدين ولم يخرجوكم من دياركم ان تبروهم وتقسطوا اليهم ان الله يحب المقسطين انما ينهاكم الله	

عن الذین قاتلوکم فی الدین واخرجوکم من دیارکم وظاهروا علی اخراجکم ان تولوهم ومن یتولهم فاولئک هم الظالمون + ممتحنہ ع ۲

ہے جو تمسے دین کے سبب لڑے ہین اور تمکو گہرون سے نکال چکے ہین اور تمہارے نکالنے پر تمہارے مخالفون کے مددگار بنے ہین اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ کے سال کفار قریش سے صلح کی اس صلح مین کفار کی ایسی باتین مانی گئین جنمین بظاہر انکی شوکت اور اسلام کی کسر شوکت متصور تہی —

دیکہو بخاری صفحہ ۳۷۷ مسلم صفحہ ۱۰۵ - ابوداود ص ۲۵ ج ۲

اور یوحنا عیسائی (بادشاہ ایلہ) نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ایک سفید رنگ کی خچر بطور تحفہ کے بہیجی تو آپ نے وہ قبول فرمائی اور اُسکے صلہ مین ایک چادر عطا کی —

اهدی ملک ایلة للنبی صلی اللہ علیہ وسلم بغلة بیضاء فکساه بردا وکتب له ببحرهم (بخاری نمبر ۳۵۶)

اکیدر (دومۃ الجندل کے رئیس) نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک جبہ ریشمین ارسال کیا جسکو آنحضرت نے قبول فرمایا اسکے نظائر اس رسالہ اقتصاد مین اور بہت ہین جنکی تفصیل مین تطویل ہے —

عن انس ان اکیدر دومة اهدی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم جبة من سندس (بخاری صفحہ ۳۵۶)

دوسری مسئلہ کا بیان

مخالفین اسلام کے ساتہہ عہد و دوستی ہوجائے تو اوسکا وفا بحکم خدا واجب ہے اور اوسکا توڑنا اور کسی دوسرے سے بلا اطلاع و براءت جوڑنا حرام ہوجاتا ہے حقتعالے نے فرمایا ہے

اوفوا بالعهد ان العهد کان مسئولا یا ایها الذین امنوا اوفوا بالعقود (مائدہ ۴) اوفوا بعهد اللہ اذا عهدتم ولا تنقضوا الایمان بعد توکیدها وقد جعلتم اللہ علیکم کفیلا ان اللہ یعلم ما تفعلون

عہد پورا کرو - عہد سے سوال ہوگا - ایمان والو اپنے عقدون (عہدون) کو پورا کرو اور فرمایا خدا کے عہد کو (یعنے جو بندون کے ساتہہ کرتے ہو) پورا کرو جب کسی سے عہد کرو اور اپنی قسمونکو پکا کرکے نہ توڑو - جس حالت مین تم خدا کو ضامن دیکر

ولا تکونوا کالتی نقضت غزلها من بعد قوۃ انکاثا۔ تتخذون ایمانکم دخلا بینکم ان تکون امۃ ھی اربی من امۃ (نحل ع ۱۳)

چکے ہو وہ جانتا ہے جو تم کرتے ہو اور اُس بڑہیا سے نہو جاؤ جو اپنا (دن بھر کا) مضبوط کاتا ہوا (شام کو) ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالتی تہی تم آپس مین قسمونکو اسلئے گڈمڈ کر دیتے ہو کہ (دوسرا) گروہ (جنسے جوڑتے ہو پہلے) گروہ سے (جنسے توڑتے ہو) بڑہ کر نکلے۔

وان استنصروکم فی الدین فعلیکم النصر الا علی قوم بینکم وبینھم میثاق (انفال ع ۱۰)

اور فرمایا اگر تمہاری بہائی مسلمان جنہون نے ہجرت نہین کی تمسے دین مین مدد چاہین تو اونکو مدد دو۔ مگر اس قوم (کافرون) کے مقابلہ مین مدد نہ دینا جنسے تم عہد کر چکے ہو

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قتل معاھدا فی غیر کنھہ حرم اللہ علیہ الجنۃ (ابوداود ص ۲۴ ج ۲)

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص عہد والونکو بلا وجہ قتل کرے اُسپر بہشت حرام ہے

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا اخیس بالعھد (ابوداود ص ۲۳)

اور فرمایا مین عہد شکنی نہین کرتا۔

الغادر ینصب لہ لواء یوم القیامۃ (〃 〃)

اور فرمایا جو عہد شکنی کریگا۔ قیامت کے دن اُسکے غدر کا نشان کہڑا کیا جاویگا۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قتل معاھدا لم یرح رائحۃ الجنۃ وان ریحھا لتوجد من مسیرۃ اربعین عاما (بخاری ص ۴۴۸)

اور فرمایا جو عہد والے کو قتل کریگا وہ بہشت کی خوشبو نہ پائیگا جو چالیس سال کی مسافت سے آتی ہے۔

من لا یفی لذی عھد عھدہ فلیس منی ولست منہ (صحیح مسلم ص ۱۲۸ ج ۲)

اور فرمایا جو عہد والون کا عہد پورا نکرے وہ ہم مین سے نہین اور نہ مین اُسکی گروہ مین سے ہون

من کان بینہ وبین قوم عھد فلا یحلن عھدا ولا یشدنہ حتی یمضی امدہ او ینبذ الیھم علی سواء (ترمذی صفحہ ۲۷۵)
ابوداود صفحہ ۲۳ جلد ۲

اور فرمایا جس مسلمان کا کسی قوم سے عہد ہو وہ اوسکو نہ کہولے اور نہ کسی اور سے باندہے جب تک پہلے عہد والون کی میعاد نہ گذر لے یا اُنکو

قال صلی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذمۃ المسلمین واحدۃ (بخاری باب ذمۃ المسلمین وجارھم واحدۃ یسعی بھا ادناھم (صفحہ ۴۵) فی الفتح یدخل فیہ المراۃ والعبد - الخ -

وقال عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ واوصیہ بذمۃ اللہ وذمۃ رسولہ ان یوفی لھم بعھدھم وان یقاتل من وراءھم +

(بخاری صفحہ ۴۲۹)

صاف اطلاع دے کر اب میرا تمہارا عہد نہیں

اور فرمایا سبھی مسلمانوں کا عہد یا امن ایک ہے یعنی ادنے مسلمان بھی عہد و امن دے سکتا ہے جسکی رعایت سبھی مسلمانوں کو لازم ہے

ان ہی احادیث کے مطابق حضرت عمر فاروق رضؓ نے فرمایا ہے کہ میں اپنے جانشین کو یہ وصیت کرتا ہوں کہ وہ عہد والوں کا عہد پورا کرے اور ان کی حمایت میں اُنکے مخالفوں سے لڑے

اس قسم کی احادیث و آثار و اقوال علماء نامدار ہمارے رسالہ اقتصاد فی مسایل الجہاد میں اور بہت منقول ہیں جنکے نقل سے بہت طول ہوتا ہے از آنجملہ بہت سے اقوال و آثار اشاعۃ السنۃ نمبر ۸ جلد ۱۸ میں جسکی پیشانی پر غلطی سے نمبر ۷ لکھا گیا ہے نقل ہو چکے ہیں

ان مسایل کے نتایج

ان نتایج کے مسایل بہت ہیں مگر ہم اس مقام میں تین نتایج کے ذکر پر اکتفا کرتے ہیں -

(۱) سرکار انگریزی اور روس میں (خدانخواستہ باشد) جنگ ہو جائے تو بحکم ان نصوص قرآنیہ و احادیث نبویہ کے جو منقول ہو چکے ہیں امیر کابل پر اس سرکار کی نصرت و حمایت واجب ہے اور اسمیں خدا کے رسول کی اطاعت متصور ہے اور روس کی معاونت اور سازش کھلم کھلا حرام و سراسر معصیت ہے -

(۲) اثنائے مدت عہد میں (اگر کوئی مدت سرکار انگریزی اور امیر کابل میں خفیہ مقرر ہوئی ہو) اور بلا اطلاع و اعلام سرکار انگریزی (اگر کوئی مدت مقرر نہیں) امیر کابل کا سرکار انگریزی سے دست بردار ہونا اور روس سے عہد و دوستی پیدا کرنا بحکم نصوص و احادیث مذکورہ حرام ہے -

(۳) امیر کابل کی اِس عہد کی رعایت اور سرحدی مسلمانونپر (جو امیر کابل کے ماتحت نہین ہین اور خود مختار و آزاد کہلاتے ہین) بہی لازم ہے اور کسی مسلمان کو جب تک برٹش گورنمنٹ کی کسی مسلمان امراء (امیر کابل یا سلطان روم وغیرہ) سے دوستی و عہد ہو روس کا مددگار ہونا جائز نہین -

اِس نتیجہ (سوم) پر مسایل و دلایل منقولہ **بالا** کے علاوہ ہمارے رسالہ اقتصاد فی مسایل الجہاد مین اور **دلایل** بہی موجود ہین جو اس گورنمنٹ اور گورنمنٹ روس کی طرز حکومت و معاملات سیاست سے بحث کرتے اور تاریخی طور پر بتاتے ہین کہ اسوقت تک گورنمنٹ انگلشیہ نے اپنے ماتحت اور ہمسر اقوام و امراء اہل اسلام وغیرہ سے کیا سلوک کیا اور گورنمنٹ روس نے اپنی رعایا اور ہمسر اہل اسلام سے کیا معاملہ کیا اور اونکے سلوک اور معاملات کی نظر سے عام اہل اسلام پر افغانستان و ترکستان کے ہون خواہ ساکنان یاغستان ان دو گروہ (روس و انگلش) مین سے کسی گروہ کی اعانت لازم ہے -

ولیکن ان دلایل کی **تفصیل** ہمارے اِس مختصر مضمون مین نہین ہو سکتی ہماری دور اندیش گورنمنٹ نے رسالہ **اقتصاد** کی اشاعت کی طرف توجہ فرمائی تو وہ دلایل ناظرین کے ملاحظہ مین آئین گے ورنہ خیر

ہماری اور (غالباً) سبہی پالیٹیشن اشخاص کی **رای** مین جو اثر عام اہل اسلام خصوصاً ساکنان افغانستان و ترکستان و یاغستان پر اس قسم کی **تحریرات** و مذہبی مسایل و رسایل سے متوقع ہے وہ گورنمنٹ کے **لاکہون روپیہ** سے جو سالہا سال سے امراء کابل وغیرہم کے مداراۃ مین صرف ہوتے ہین متوقع نہین ہے اس روپیہ کا اثر ہوا (جو آجتک نہین ہوا اور آیندہ بہی شاید ہو) تو صرف امیر صاحب کابل اور اون کی فرمان بردار سپاہ پر ہوگا نہ عام مسلمانان افغانستان و ترکستان پر جو امیر کابل کی رعایا کہلا کر انگریزون کی دوستی کے سبب سابق امیر مرحوم پر فتوے کفر کا لگا چکے ہین اور

لایق توجہ گورنمنٹ

مذہبی معاملہ مین کسی امیر صاحب کی وہ کچھہ پروا نہین رکھتے اور نہ مسلمانان یاغستان پر جو امیر کابل کو اپنا امیر نہین سمجھتے بلکہ بجز مذہب و علماء مذہب وہ کسیکو اپنا حاکم نہین جانتے اور اس قسم کی تحریرات و مسایل و رسایل کا اثر ان سب اقوام پر ممکن الوجود بلکہ متیقن ہے پھر معلوم نہین ہماری دور اندیش گورنمنٹ ایک ضعیف (یا محدود) الاثر (بشرطیکہ وہ اثر ظاہر ہو) پالیسی کے (مدارات یا خوشامد امراء کابل وغیرہم) کے اختیار و اہتمام مین (جسمین لاکہون روپیہ صرف ہوتا ہے) کیون سرگرمی و عرق ریزی کرتی ہے اور ایک قوی اور وسیع الاثر پالیسی (اشاعت مذہبی مسایل و تحریرات جو گورنمنٹ کے موید ہین) کے اختیار کرنے مین (جسمین ایک پیسہ بہی کوئی نہین مانگتا) کیون کوتاہی دلاپروائی کرتی ہے باوجودیکہ ایک مذہب و ملک کا خیرخواہ (رسالہ اشاعت السنتہ) سالہا سال سے اس پالیسی کی طرف توجہ دلا رہا اور چلا چلا کر گورنمنٹ کو جگا رہا ہے۔

رسالہ اشاعت السنتہ مین اس قسم کے مضامین و مسایل ۱۸۷۹ء سے شایع ہو رہے ہین جو ہمیشہ گورنمنٹ پنجاب اور گورنمنٹ رپورٹر کے پاس بہیجے جاتے ہین اور بعض مضامین سبہی لوکل گورنمنٹون اور گورنمنٹ آف انڈیا مین بہی مرسل ہوتے ہین اور بعض مضامین سول و ملٹری گزٹ وغیرہ اخبارات انگریزی و دیسی کے ذریعہ سے بہی شایع ہو چکے ہین پھر معلوم نہین یہہ مضامین لوکل گورنمنٹ ہا اور گورنمنٹ آف انڈیا مین پیش نہین ہوتے یا پیش ہو کر لایق لحاظ و توجہ نہین سمجھے جاتے۔؟

اگر شق ثانی صحیح ہے اور وہ مضامین پیش ہو کر لایق توجہ سمجھے نہین گئے تو گورنمنٹ اشاعت السنتہ مفت کے ثناخوان و حامی کی مضامین و تحریرات کو جانے دے۔ اس صورت مین ہم بہی اپنے اصل رسالہ اقتصاد فی مسایل الجہاد کو (جسکے بعض مضامین بطور نمونہ اشاعت السنت مین شایع کرتے رہے ہین) صندوق مین بند کر کے رکہہ چہوڑین گے و لیکن

اِس صورت مین گورنمنٹ کا پولٹیکل فرض ہے کہ وہ اِس قسم کے مسایل و رسایل اور فضلا و علماء وقت سے (جو اونکی رعایا ہین اور بعض اونکے ملازم و پنشنر) لکہوا کر اطراف کابل اور دیگر سرحدی ممالک اہل اسلام مین تقسیم کرائے اور مسلمانون کو اُنکے مذہبی مسلّمات کی شہادت و دستاویز سے اپنا دوست بنائے۔

بالجملہ مسلمانون سے کچہہ کام لینا ہے تو اُنکے مذہب کے ذریعہ سے (جو موجودہ حالات مین گورنمنٹ کا موید ہے) اوسی کام لے اور اِس نسخہ مجرّب کو ہاتہہ سے نہ دے یہہ کام روپئے۔ پیسے۔ لوہے۔ سکّے۔ بارود۔ گولے۔ دعوتون۔ خلعتون علانیہ خوشامدون خفیہ سازشون سے ہرگز نہین نکل سکتا۔

اِس کہلم کہلی نصیحت مین ہمنے نہ صرف اپنا منصبی فرض اور گورنمنٹ کا حق سلطنت ادا کیا ہے بلکہ مذہبی فرض بہی ادا کیا اور اپنے مذہب (اسلام) کی ہدایات پر عمل کیا ہے۔ اِس کہلی نصیحت نے بہی گورنمنٹ پر کچہہ اثر نہ کیا تو آیندہ ہم اِس قسم کے مضامین سے قلم کو روک لین گے اور گورنمنٹ۔ مُلک۔ اور مذہب کی خیر خواہی اور حق شکر صرف دعا سے ادا کرینگے اور یہہ کہین گے۔ ای خدا حقیقی شاہان شاہ تو ہماری مہربان گورنمنٹ کو روس کے پنجہ سے بچا اور امیر کابل اور اوسکی رعایا سے انکی عہد و دوستی پہ عمل کرا۔ اور گورنمنٹ کی سالہا سال کی مداراۃ اور لاکہون روپیہ کا کوئی نیک اثر (بحق ملک و مذہب) دکہا۔ آمین ثم آمین۔

مہدی سودان

اور

مسلمانان ہندوستان

بعض متعصب اخبارون نے بعض بلاد ہندوستان کے مسلمانون پر یہہ

افترا کئے ہین کہ جنرل گارڈن کی آخری مصیبت پر اُنکو کمال خوشی ہوئی ہے اور اِس خوشی کے اظہار کے لئے اُنہون نے مسجدون مین روشنی کرائی ہے اور ہندوستان مین مہدی کے ایجنٹ یا جاسوس موجود ہین جو اُسکی تحریرات و اشتہارات شایع کر رہے ہین وغیرہ وغیرہ"

ان افتراؤن کے جوابات تحقیق واقعات کے رو سے ہماری چند معاصرین نے بخوبی دیدئے ہین ہم اِس مقام مین مذہبی شہادت کے رو سے یہہ ثابت کرنا چاہتے ہین کہ مسلمانون کا مذہب و اعتقاد خود ان امور کی تکذیب کرتا ہے پھر مسلمانون سے ان امور کا صدور (جسکا منشا صرف مذہبی جوش یا تعصب خیال کیا جاتا ہے) کیونکر ممکن و متصور ہے -

اصلی* مہدی کی اثبات و نفی کی بحث سے ہم اِس مقام مین عنان قلم کو روک کر فرضی مہدی سودانی کے جنگ و فتوحات کی نسبت اپنے ناظرین موافقین و مخالفین کو یقین دلانا چاہتے ہین کہ یہہ جنگ و فتوحات مسلمانان ہند کے اعتقاد و خیال مین بوجوہ چند اسلامی اصول و قوانین پر مبنی نہین ہین اور اسبات کو مسلمانان ہند جنپر یہہ تہمتین لگائی جاتی ہین بخوبی جانتے ہین لہذا اُنکی نسبت یہہ گمان سراسر بہتان ہے -

ازانجملہ (وجوہات) ایک وجہہ یہہ ہے کہ باتفاق واقفین موافقین و مخالفین یہ بات مسلم ہے کہ مہدی سودانی کا مقابلہ گو بظاہر انگریزون سے ہے مگر دراصل و فی الحقیقت یہہ مقابلہ خدیو مصر سے ہے - انگلش پارٹی کسی غرض خاص ذاتی خواہ عام مُلکی سے - نیک نیتی سے خواہ خود غرضی سے صرف خدیو مصر کی بصرت

* اصلی مہدی کی خبر و پیشین گوئی سے اعلے طبقہ کتب حدیث (بخاری و مسلم) ساکت ہے اور اسوقت کے مسلمانون مین کوئی اسکا قایل ہے کوئی منکر - اِسلئے اصلی مہدی کی بحث سے قلم کو روک کر فرضی مہدی کی نسبت مسلمانان ہند کا خیال بیان کیا گیا ہے

وحمایت مین کہڑی ہوگئی ہے یہہ کوئی نہین کہہ سکتا کہ فرضی مہدی کا مقابلہ بلاواسطہ خدیو مصر انگلش پارٹی سے ہی اور یہہ بہی بالاتفاق مسلم ہے کہ خدیو مصر سلطان روم کا نایب یا اونکا ماتحت ہے اِن مسلمات کا نتیجہ یہ ہے کہ مہدی کا مقابلہ درحقیقت سلطان* روم سے ہے اور یہہ بہی اکثر مسلمانان ہندوستان (جن مین وہ بیچارے مُتہم بہی داخل ہین) کے نزدیک مسلم اور داخل مذہب

* اِس نتیجہ کے مؤید مہدی سودانی کی وہ تحریرات بہی ہین جو اوس نے ٹرکی اور مسلمانان مکہ رعایا ٹرکی کے برخلاف شایع کی ہین اور وہ متعدد اخبارات انگریزی و دیسی مین مشتہر ہو چکے ہین از انجملہ فرید الاخبار رنگون ہے جسمین تحریرات ذیل بعنوانات ذیل مندرج ہین ۔

"مہدی کی مصر پر چڑہائی اور کعبۃ اللہ کو فتح کرنیکا قصد

مہدی نے یہ معلوم کرایا ہے کہ قاہرہ پر اپنا تسلط ہوئے بعد کعبۃ اللہ کو دوسری حج کے لئے جاویگا اور ان لوگونکو نیست و نابود کریگا جو مسلمان کہلانے کے باوجود شرک کرتے ہین اور غیر اللہ کو پوجتے ہین اور اصل دین کی حیثیت بگاڑ کر بدعت پہیلاتے ہین"

"ترکون کی بے ایمانی پر مہدی کا خط"

اِس خبر کے معلوم ہونے سے ڈنگولا کے مدبر کو بڑی فکر و پریشانی ہوگئی ہے مہدی نے مدبر صدر کے نام ایک خط اِس مضمون کا روانہ کیا ہے کہ ترکیان فقط نام کے مسلمان ہین اونکا عمل قرآن و حدیث کے مطابق نہین ہے اور وے اللہ کے حکم کے بموجب سلطنت نہین کرتے ہین بلکہ رعایا پر ظلم و بدعت کی بارش برسا رہے ہین اور دسوین حصے سے افزود محصول اُن سے لیتے ہین اور بڑے بدعتی اور ظالم ہین" ۔ ایسی ہی اور تحریرین متعدد اخبارات مین درج ہین جنکی تفصیل مین تطویل ہے ۔

واعتقاد ہے کہ سلطان روم مسلمانون کے خلیفہ* ہین اور یہہ بات بہی بالاتفاق مسلم ہے کہ خلیفہ وقت کا مقابلہ کرنے والا مذہب اسلام مین باغی کہلاتا ہے **ان مسلمات کا نتیجہ** یہ ہے کہ **مہدی سودانی** مسلمانان ہند (جنکے یہہ مسلمات تسلیم کئے جاتے ہین) کے نزدیک **باغی** ہے پھر انکی نسبت یہہ گمان کہ وہ مہدی کی فتوحات پر خوش ہین اور اُسکے ایجنٹ یا جاسوس ہین بہتان نہین تو کیا ہے -

ان **بہتان** باندہنے والون کو یہہ مناسب تہا کہ **پہلے** مسلمانان ہند کے ان مسلمات کو مٹاتے اور یہہ ثابت کر دکہاتے کہ مسلمانون کے اعتقاد مین مہدی سودان کا مقابلہ درحقیقت گورنمنٹ انگلشیہ سے ہے اور خدیو مصر سے اُسکو تعرض نہین ہے اور خدیو مصر سلطان روم کے ماتحت نہین ہین - اور سلطان روم اکثر مسلمانان ہند کے اعتقاد اور خیال مین خلیفہ وقت نہین - اور خلیفہ وقت کا مقابلہ بغاوت نہین ہے **پیچہے** کر یہہ تہمتین اور بہتان انپر جماتے یہہ **بات** انصاف اور عقل اور دیانت سے **بعید تر** ہے کہ مسلمانان

* گو اس اعتقاد پر وہ کوئی شرعی دلیل نہین رکہتے چنانچہ اشاعۃ السنۃ نمبر ۱۲ جلد ۶ و نمبر ۱ جلد ۷ مین ایسا مدلل و مفصل ہو چکا ہی کہ اوسکے مخالفون اور معترضون نے بہی اُسکو مان لیا ہے مگر یہان نفس الامری اور شرعی ثبوت کا دعوی نہین ہے یہان مقصود صرف یہہ ہے کہ جن مسلمانون پر طرفداری مہدی کی تہمت لگائی جاتی ہے وہ سلطان المعظم کو خلیفہ برحق جانتے ہین گو اسپر وہ کوئی دلیل نہین رکہتے لہذا ہمارا یہہ کہنا اشاعۃ السنۃ نمبر ۱۲ جلد ۶ صفحہ ۳۷۴ کی اس دعوی کی کہ مسلمانان ہند شیعہ سنی وغیرہ جو مذہب کے پابند اور احکام مذہب سے واقف ہین سلطان روم کو اپنا خلیفہ نہین جانتے مخالف نہین بلکہ عین موافق ہے وہان خاص اہل علم اور واقفون کو خیال بیان کیا گیا ہے یہان عوام اہل اسلام کا جن پر وہ تہمتین لگائی گئی ہین -

ہند کو سلطان روم کی خلافت وغیرہ مسلمات مذکورہ بالا کا معتقد و قائل بہی جانین اور مع ذلک انکو سلطان روم کے باغیون کی فتح پر خوشیان منانے والے بہی قرار دین یہہ ایک حکم و تجویز مین جمع بین النقیضین نہین تو کیا ہے

وجہ دوم یہہ کہ حضرت سلطان المعظم بعض اہل اسلام (جنکا خیال اشاعۃ السنۃ نمبر ۱۲ جلد ۶ وغیرہ مین بیان ہوا ہے) کے نزدیک خلیفہ شرعی نہ سہی تاہم وہ اور اونکے نائب خدیو مصر سبہی مسلمانون کے نزدیک مسلمانون کے ایک عالیجاہ پادشاہ تو ہین اور اونپر اطلاق ایمان و اسلام تو بلا نزاع اہل اسلام کے نزدیک مسلم ہے پھر بھی مہدی سودان کا سلطان معظم یا اُنکے نائب خدیو مصر سے مقابلہ (چنانچہ پہلے دو مسلمات سے ثابت ہو چکا ہے) ان سب کے نزدیک بحکم اسلام ناجایز ہے وہ صریح دیکھتے ہین کہ بانی اسلام علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا ہے چنانچہ صحیح بخاری و صحیح مسلم مین آیا ہے

اذا التقی المسلمان بسیفیھما فالقاتل والمقتول فی النار + (بخاری ص ۱۰۴۸ مسلم ص ۳۸۹)	جب دو مسلمان باہم تلوار سے مٹہہ بہیڑ کرین تو قاتل مقتول دونو آگ مین اور فرمایا۔ چنانچہ صحیح مسلم مین ہے جو میری

بلا تہوڑا ہی عرصہ گذرا ہے کہ سلطان روم کی حمایت و تائید مین سلطنت ٹرکی سے ایک اخبار جاری ہوا تہا جس سے تمام انگلینڈ مین تہلکہ و ہول پڑ گیا تہا کہ یہ اخبار مسلمانان ہند کو اطاعت برٹش گورنمنٹ سے منحرف کرکے سلطان روم کا مطیع بنا دیگا اس خیال سے مدبران انگلنڈ نے وہ اخبار بند کرا دیا اب اُسی سلطان کے باغیون کی فتح پر اُن ہی مسلمانان معتقدین حضرت سلطان المعظم کو خوشیان منانے سے متہم کیا جاتا ہے کیا اب یہہ مسلمان وہ مسلمان نہین ہے یا سلطان وہ سلطان نہین رہا انگلو انڈین اڈیٹر اور اونکے دیسی مقلد کچہہ سوچ سمجہکر لکہا کرین جو کچہہ کسی مخبر خود غرض نے کہدیا وہ بن سوچے نہ دہر کہسیٹا کرین

من خرج علے امتی یضرب برھا و فاجرھا ولا یتحاشی من مومنھا ولا یفی لذی عھد عھدہ فلیس منی ولست منہ (صحیح مسلم ص ۱۲۸)	امتہ پر چڑھائی کرے - نیک و بد کی گردن مارے قتل مومن سے پرہیز نکرے وہ ہم مین سے نہین ہے -

اس مضمون کے اقوال بانی اسلام (علیہ الصلوۃ والسلام) کے کتب حدیث (صحیح مسلم صفحہ ۱۳۸ وغیرہ) مین وہ اور بہت دیکھتے ہین جنمین مسلمانون کی جماعت پر تلوار اُٹھانے پر سخت وعید وارد ہے پھر مہدی کے اِس جنگ و فتح پر جو کس و ناکس (عالم و جاہل) سب کے نزدیک ایک جماعت مسلمانون (ترکیون یا مصریون) پر اسکو حاصل ہوئی ہے اون مسلمانون کا خوش ہونا کیونکر ممکن ہے - جبتک یہہ ثابت نہو کہ وہ مسلمانان اس جماعت و مقتول و مغلوب کو مسلمان نہین جانتے اُنکے قاتل و مقابل کو وہ امام برحق سمجھتے ہین جسکا اثبات کچھہ سہل و آسان نہین ہے -

مسلمانان ہند پر خوشی کی تہمت لگانی والے اور نہین تو پہلے اتنا ہی ثابت کر لیتے کہ وہ سلطان روم یا خدیو مصر کو کافر یا باغی جانتے ہین اور مہدی سودانی کو امام برحق سمجھتے ہین اِسکے بعد خوشی کی تہمت اِن پر لگاتے یہہ بڑی دلیری کی بات ہے کہ سلطان روم و خدیو مصر کا مسلمانان ہند کے نزدیک کافر ہونا ثابت نکرین پھر انکی شکست اور اونکے مقابل کی فتح پر انکی خوشی تجویز کرین -

وجہ سوم - مہدی کے ذاتی حالات مذہب و اعتقادات اور امام برحق کے شروط و صفات کی نسبت مسلمانون کے خیالات کی مظہر ہے مگر مہدی کے اصلی حالات سے پوری اور یقینی واقفیت حاصل نہونے کے سبب ہم اِس وجہ اور مسلمانون کے اون خیالات کی تفصیل مناسب نہین سمجھتے ہمارا ذاتی خیال امام برحق کے شروط و صفات کی بابت ہماری رسالہ اقتصاد فی مسایل الجہاد مین مبین ہے وہ رسالہ گورنمنٹ کی توجہ و اجازت سے چھپا تو اوس سے ناظرین کو خود بخود معلوم ہو جاویگا کہ مہدی سودان امام برحق ہے یا نہین اور اسکے حالات جو مشہور

ہین اسلام کے رو سے کیسے ہین ؟

بالجملہ دو مقدمہ مفصلہ بالا سے بخوبی ثابت ہوا کہ مسلمانان ہند کا مہدی کی فتوحات پر خوشی منانا ایک ایسی بات ہے جسکا وجود بجز دماغ اِن خود غرض و ناواقف مخبرون کے جنہون نے انگلو انڈین اڈیٹرون اور اونکے مقلدون کے کان بھرے ہین یا اِن اخبارات کے اور کہین نہین ہے - اِس حصّہ مضمون مین ہمنے اپنے مذہبی بہائیون کا حق ادا کیا ہے - اور ایک تہمت بے جا سے بشہادت انکے مذہب کے انکا دامن پاک کیا ہے - اب ہم ایک حصّہ اس مضمون کا گورنمنٹ کی خیر خواہی و نصیحت سے مخصوص کرتے اور حق سلطنت ادا ی کرتے ہین وہ یہہ ہے - کہ مہدی اور سودان سے گورنمنٹ اپنا تعلق بالکل اُٹھا لے انکو سلطان المعظم ہی کے سپرد کرے اِسمین اپنے خیر خواہان سلطنت مسٹر بلنٹ وغیرہ کے مشورہ پر عمل کرے اور اپنے ہم مذہب ہوبرٹ پاشا کے خط (بنام ایڈیٹر ٹیمس) کو دستور العمل بناوے اور مسلمانون کے قدیمی جوش مذہبی کو پیش چشم رکہہ کر اسبات کا یقین کرے کہ مسلمانان افریقہ (بلکہ عرب) اب اِس لڑائی کو انگریزون کی شمولیت کے سبب مذہبی جانتے ہین اور اپنے مذہب پر جان و مال و زن و فرزند کو قربان کرنے کو حاضر ہین اور جب تک وہ سبہی تمام نہو جائین گے اِس جنگ کو تمام نہونے دینگے خواہ جنرل گارڈن جیسے بیسون جنرل اِس جنگ مین قربانی کرائے جائین اور لاکہون شلنگ روپیہ اور لاکہون جانین بندگان خدا تلف ہون -

مسٹر بلنٹ کا مشورہ اور ہوبرٹ کا خط انگریزی اخبارات کے ذریعہ سے گورنمنٹ

---

* چند اخبارات نے مژدہ سنایا ہے کہ اس امر کی کچہہ تحریک ہو رہی خدائے تعالے اِس مژدہ کو پورا کرے اور ہماری گورنمنٹ کو سودان کی پیچیدگیون سے نجات بخش کر ہندوستان مین امن قایم رکہنے اور وسط ایشیا کی فتنون سے اُسکو سبہالنے کی توفیق دے

Digitized by Khilafat Library Rabwah.

کے ملاحظہ سے گذرا ہوگا ہم اپنے ناظرین کے رفع انتظار کے لئے ہوبرٹ پاشا کے خط کا ترجمہ بعض دیسی اخبارات نقل کرتے ہین — وہ یہہ ہے

ہوبرٹ پاشا کا خط

بنام اڈیٹر اخبار ٹیمس

جناب من - اندنون چونکہ مجھے سلطنت سے کوئی سرکاری تعلق نہین ہے اسلئے مین چاہتا ہون کہ معاملات مصر کی نسبت اپنی کچھہ رای بیان کرون -

سوڈان کی لڑائی آجکل* مذہبی لڑائی ہے - ہزارون عرب مہدی کے ساتھہ ملگئے ہین پہلے یہہ بات نہین تہی - ابتدا مین مہدی کی جماعت نہایت کمزور تہی یعنے اوسوقت اوس مین تہوڑے سے لوگ بردہ فروشی کے قایم رکہنے والے اور غیر ملکیون کو حقارت کرنیوالے تہے اب بالکل افریقی عیسائیون کی پیش قدمی کو روکنے کے لئے کمربستہ ہوگئے ہین کیونکہ اون لوگون کے دماغ مین یہہ بات سمائی ہے کہ یہہ چڑہائی لوٹ تاراج کی چڑہائی ہے

جناب من - اگر سلطان المکرم کو جو خلیفۂ اسلام++ ہین اور مصر کے سلطان حقیقی ہین یہہ کہنے کا موقع دیا جاتا ہے کہ انگلنڈ میری مرضی کے مطابق کام کر رہا ہے اگر اون جوان مرد لوگون کو یہہ سمجہا دیا جاتا ہے کہ اونکے سردار دین راضی ہین اسبات پر کہ انگلنڈ سوڈان مین امن و امان قایم کرے تو مہدی کے نصف معتقدین ہتہیار رکہدیتے - جب تک کہ انگلینڈ اور ٹرکی دونون متفق نہین ہونگے تب تک اس کام کا انجام پانا دشوار ہوگا - انگلینڈ ہزار انکار کرے مگر مین یہہ کہونگا کہ ڈلسکو کے معاملہ کے وقت سے اب تک دو رفیق قدیم انگلینڈ اور ٹرکی کے درمیان شکر رنجی ہے اور یہہ انگلینڈ کے قصور سے - یہہ شکر رنجی نہایت درجہ کو قابل افسوس ہے اور چنانچہ مین انگلینڈ سے تاکیداً یہہ کہتا ہون کہ دلچسپ مناقشہ کے خیال

---

* یعنی جب سے عیسائی اسمین شامل ہوئے ہین

++ یہہ عام مسلمانون کا خیال ہے گو خواص اہل علم یہہ خیال نہین رکہتے -

سے اوسکے دور کرنے مین تامل نکرے اور سابق اتحاد کے قایم کرنے مین تکاہل کو راہ ندے - مصر انگلینڈ پر ایک بارگران ہے - کیا کوئی قوم خاموش رہ سکتی ہے جب وہ یہہ سمجھتی ہو کہ اُسکے ملک کی چڑھائی سے اوس ملک کا تاراج منظور ہے - درحقیقت انگلینڈ کا یہہ منشا نہین ہے مگر ترکون کے سر مین یہہ خیال سما سکتا ہے - مین اپنے ملکی بھائیون سے یہہ پوچھتا ہون کہ آپ لوگ کیا کرنے چاہتے ہین - کیا آپ لوگ بغیر دوسرے کی تائید کے سوڈان کو فتح کرنے چاہتے ہین اگر یہہ نہین تو آپ لوگ کسکی تائید کی امید رکھتے ہین - سوڈان کے فتح کرنے کی نسبت ایک عرب سردار کی رائے آپ لوگون کے لئے خالی از پند سود مند نہین ہے - سردار مذکور کا بیان یہہ ہے کہ اگر میرے ملک کے لوگون کو یہہ معلوم ہوگا کہ آپ اونکے ملک پر تاخت کرنا چاہتے ہین اور اونکے دین کے دشمن ہین تو وہ اپنے ملک اور مذہب کی حفاظت مین رگ بیابان کی طرح آپ پر ٹوٹ پڑینگے اونکے اگر ہزار سپاہی روز مارے جاوین تو بھی وہ مقابلہ سے رُخ نہین پھیرینگے اور دست بردار نہین ہونگے اون کی ثابت قدمی کے آگے بڑے بڑے دلیر سپاہیون کی ہمت پست ہو جائیگی - انگلینڈ کو اسپر غور کرنا چاہیئے - ہم لوگون کو یاد ہے کہ الجیریہ مین فرنچ لوگون کی کیا بری گت بنی تھی کیا توفیق بے - مونکر لیف - اسٹوورٹ - برنابی - اور صدہا جوان مرد سپاہیون کی بیش قیمتی جانین ہم لوگون کی نظر مین کوئی چیز نہین ہے کہ اون جوانمردون کی موت ہمارے جگر کو مکاف نہین کرتی ہے -

بہرکیف اگر ہملوگون کو اُن باتون کا خیال نہین آتا ہے مگر ہمکو یہہ تو سوچنا چاہیئے کہ اسوقت انگلینڈ مین ہزارون آدمی فاقے کی موت مر رہے ہین اور ہملوگ لاکھون روپیہ لڑائی کے خون آشام دیوتا کے قدمون پر نثار کرنیکے لئے کمر باندھے ہوئے ہین ؛ اسوقت تو ہماری ملک کے لوگ ایک ایک شلنگ کے لئے ترس رہے ہین اور ہملوگ

سنیکڑون پاونڈ دریامین ڈالنے کے لئے بدمست ہو رہے ہین

اِس مصری الجھن سے رہائی پانے کی ایک ہی صورت ہے۔ اگر آپ لوگ سوڈان بلکہ مصر مین امن قایم کرنے کے لئے سلطان المکرم کو اپنا مشیر بنائینگے تو نہ صرف سلطان کے حقوق برقرار رہین گے بلکہ آپکی خدمت دوستانہ طور پر قبول کی جاویگی یہ پوت کی دوسری کسی سلطنت کو مداخلت کرنیکا موقع نہین ملیگا اور جملہ مسلمانون کی دوستی جسکی تھوڑی سی کج فہم اور ناعاقبت اندیش لوگ قدر نہین کرتے ہین۔ (لیہذا یک سخت غلطی ہے) حاصل ہوگی اور سب مشکل حل ہو جائیگی۔

پھر مین تاکیداً کہتا ہون کہ انگلینڈ اسی منصوبہ کو اختیار کرے کیونکہ یہہ نہ صرف عالمانہ منصوبہ ہے بلکہ تمام خطرہ سے پاک ہے۔ جنرل گارڈن کی رہائی کے بعد (یہہ خط ۲ فیبروری کو لکھا گیا تھا) انگلینڈ جو کارروائی کرے وہ سلطان المعظم کی مصلحت اور منظوری سے کرے۔ اگر انگلنڈ اِس منصوبہ کے موافق چلے تو اِس سے نہ صرف جھوٹے دعوے دارون کی زبان بند ہو جائینگی بلکہ مسلمانان ٹرکی اور ہندوستان مین اوسکی بڑی توقیر پیدا ہوگی۔ سلطان کو تمام دنیا کے مسلمانون پر جو اختیار حاصل ہے اوسکو نہ ماننا محض حماقت اور جہالت ہے۔ جن لوگون کا یہ خیال ہے وہ لوگ انگلنڈ کے دشمن ہین ٭

(جریدہ روزگار نمبر ۱۲ جلد ۱۱
مطبوعہ ۲۱ مارچ ۱۸۸۵ ع)

مسٹر بانبٹ کے مشورہ کا یہہ مضمون ہے کہ معاملات سودان حضرت سلطان المعظم کے سپرد کئے جاوین اِسکی نقل مین تطویل ہے

روس اور ہندوستان

اِن الملوک اذا دخلوا قریۃ افسدوھا وجعلوا اعزۃ اھلھا اذلۃ

عام طبایع اور سرسری خیالات بجملگی "کل جدید لذیذ" ہر ایک نئی چیز کو پسند کرتے اور اِسکے منتظر رہتے ہین بغیر اِسکے کہ اِن دونون کے نفع ونقصان مین موازنہ کرین اور نئی چیز کے نفع کو پرانی چیز کے نقصان پر اور پرانی چیز کے نقصان کو نئی چیز کے نقصان پر ترجیح دین نئے ملک - نئی نوکری - نئی موسم - نئی سواری - نئے دوست - نئی جورو - وغیرہ وغیرہ کی طلب مین وہ اسی اصول پر چلتے ہین خواہ اِن نئی چیزون سے اُنکو انواع مصائب کا سامنا کرنا پڑے -

اور خاص سلیم طبایع اور گہرے خیالات اِس اصول کے بالکل مخالف ہین وہ ہر چیز کے منفعت بلا مضرت یا غلبہ منفعت بخوبی جانچ لیتے ہین وہ اِسکے بدلے اوچیز کے رجسکے منفعت کا اُنکو تجربہ نہو ہرگز طالب نہین ہوتے اور وہ بحکم اس مسئلہ یا اصول مجرب کے کہ رعایت دفع مضرت جلب نفع سے اولی ہے - احتمال نقصان پر ایک موہوم وخیالی منفعت کے پیچھے نہین پڑتے اور اِس شعر پر عمل کرتے ہین ؎ بدریا در منافع بیشمار است ؛ اگر خواہی سلامت برکنار است -

اور چونکہ ہر ایک زمانہ مین عام اور سرسری خیالات کے لوگ بکثرت ہوتے ہین اور خاص قابلیت اندیش کم لہذا ممکن ہے - اور ایسا ہی بعض انگلو انڈین کا گمان ہے کہ ہندوستان کے لوگ روس کی آمد آمد سُنکر اِسکے منتظر ہون اور موجودہ سلطنت کے بدلے وہ اُسکو پسند کرین - بناءً علیہ ہم اپنے دیسی خصوصاً مذہبی (اسلامی) بھایون کو بطور پیش بندی اِس عامیانہ خیال سے روکتے ہین اور استباہ مین اُنکو قرآن مجید و فرقان حمید کا ایک منقولہ مقولہ اہل اسلام کے لئے ایک واجب التسلیم نصیحت ہے اور اقوام غیر کو بھی اگر وہ انصاف کرین

بحکم ؎ مرد باید کہ گیرد اندر گوش ۔ ور نوشت ہست پند بر دیوار ۔ اِسکے تسلیم سے چارہ نہین) سُناتے ہین۔

خدا بتعالے نے سورہ نمل مین بلقیس شہزادی سبا کو جسکو اوسکے وزیرون اور مشیرون نے حضرت سلیمان بادشاہ کی چڑہائی سے بیفکر کیا اور اوسسے مقابلہ کرنیکا مشورہ دیا تہا) یہ قول نقل فرماتا ہے (جسکو ہمنے زیب عنوان کیا ہے) کہ بادشاہ جب کسی بستی مین چڑہائی کرکے) داخل ہوتے ہین تو اوسکو بگاڑ دیتے ہین اور اوسکے اہل عزت کو ذلیل کر ڈالتے ہین اور اونکا یہی کام ہے۔

قالت ان الملوک اذا دخلوا قریۃ افسدوھا وجعلوا اعزۃ اھلھا اذلۃ وکذالک یفعلون ۔	(نمل ۴۶)

اِس قول کو (یعنی بلقیس) کو خداوند تعالے نے بتسلیم نقل فرمایا اور ہمکو یہہ بتایا ہو کہ جب ہم کسی سلطنت کے زیر سایہ کسی ملک یا شہر مین با امن زندگی بسر کرتے ہون تو اوسپر کسی دوسرے بادشاہ کی چڑہائی یا تسلط کو پسند نہ کرین جب تک اِس (دوسرے) بادشاہ کی تسلط مین ہم اس خوف سے کہ وہ ہماری بلاغرت اشخاص کو ذلیل کریگا اور اس شہر مین فساد پہیلا یگا ہماری امن و آزادی کو کھو دیگا۔ ماموں بے فکر رہون۔

اب ہمکو دیکہنا چاہیئے کہ اس سلطنت انگلشیہ مین ہمکو کیا امن و آزادی حاصل ہے اور روس سے کیا توقع ہے۔

اس سلطنت کی امن و آزادی کو تو ہم خوب جانچ چکے ہین اور اوسکے زیر سایہ ہم اس امن و آسایش سے زندگی بسر کر رہے ہین جو عیان ہین۔ محتاج بیان نہین ہو اور روس کی امن و آزادی کا حال یقینی اور پوری طور پر ہمکو معلوم کچہہ ہے اسصورت مین ہمکو کب مناسب ہے کہ اس امن پسند اور آزادی بخش سلطنت کے بدلے سلطنت روس کی آرزو کرین اور اِس نصیحت خداوندی کو پس پشت ڈالدین ہر چند یہہ آرٹیکل چند مختصر الفاظ مین ختم ہوا ہی مگر ان ہی مختصر الفاظ سے اہل بصیرت بہت کچہہ سمجہہ سکتے ہین انشاء اللہ اگر فرصت داعی ہوئی تو اِس اجمال کی تفصیل پھر کبھی کرینگے۔ انشاء اللہ تعالے۔ یا ربانی صحبت باقی

ترقی معکوس کا عکس
بعض اہل حدیث پر

ع

مین الزام اونکو دیتا تھا قصور اپنا نکل آیا

مضمون ترقی معکوس مندرج نمبر ۷ جلد ۶ مین ہمنے اپنے علاتی[1] بھائیون حنفیہ وغیرہ کو ترقی معکوس کا الزام دیا تھا افسوس وہ الزام ہمارے عینی بھائیون اہل حدیث کی طرف بھی عاید ہوگیا ہے اُنھون نے بھی اب وہی عمل شروع کردیا ہے جو پچھلے عام مسلمانون مین جاری تھا کہ ایک دوسرے کو رافضی کہتا تھا اور وہ اُسکو خارجی - یہ اوسکو وہابی کہتا تھا اور وہ اوسکو بدعتی وعلے ہذا - بعض القاب وخطابات کے ساتھ ایک دوسرے کو کافر بناتا اور مسلمانونکا بہر گھٹاتا تھا یہی عمل بعینہ اب ہمارے بعض بھائون اہل حدیث نے اختیار کرلیا ہے -

بعض اپنی گروہ کے مثبتین الہامات وکرامات اولیا کو مشرک وبدعتی بناتے ہین اور وہ اونکو مشرک وکافر -

بعض مفوضین (غیر مؤولین) بعض صفات خداوند تعالےٰ (قرب ومعیت) کو کافر بناتے ہین اور وہ اونکو مشبہ ومجسم یا معطل -

بعض قائلین فضیلت جزئی حضرت مرتضےٰ علیہ السلام کو شیعہ وبدعتی ٹھہراتے ہین اور وہ اونکو خارجی علے ہذا القیاس -

مسلمانو مین یہ گروہ اہلحدیث بے تعصب طالب حق ومحقق کہلاتا تھا اب اومین بھی وہی عناد قدیم پھیلنے لگا ہے جسنے مسلمانون کو تہتر فرقون مین منقسم

[1] عینی وعلاتی کے تشریح پہلے ہوچکی ہے دیکھو نمبر ۱ جلد ۷، اشاعۃ السنہ وغیرہ

کر رکہا ہے بلکہ سچ پوچہو تو اِنکا تعصب عناد اونکی تعصب عناد سے کسیقدر بڑہ گیا ہے اونکو تو اپنے مخالفین اصول و فروع سے (مثلاً شیعہ کو سُنی سے اور سُنی کو شیعہ سے) عناد تہا انہون نے اپنے ہی گہر والون (موافقین فی الاصول والفروع) سے عناد اور باہم جنگ و فساد شروع کر دیا ہے - اِنکی خانہ جنگی پر اب یہہ رباعی جو پہلے عدم مسلمانو نپر صادق آرہی تہی بڑہ چڑہ کر صادق آتی ہے ؎ + شنیدم کہ مردان راہِ خُدا

دلِ دشمنان ہم نکردند تنگ + ترا کے میسر شود این مقام

کہ با دوستانت خلافست و جنگ —

لہذا وہ مضمون ترقی معکوس جسکو مین پہلے اپنے علاتی بہائیون کی خدمت مین پیش کر چکا ہُون اب اونکی خدمت مین پیش کرتا ہُون اور اِس خصوصیت کے سبب جو مجہکو اِس گروہ سے حاصل ہے کمال اخلاص و تپاک سے ملتمس ہُون کہ وہ اِس مضمون کو بغور ملاحظہ فرما کر تکفیر و تفسیق و تضلیل و تبدیع اخوان اہل اسلام سے باز آئین - اور مسلمانونکا نمبر جو پہلے ہی پاس ہونے کے درجہ سے نہایت کمی پر ہے اور نہ گہٹا وین - اور اولاً عام مسلمانون کی حالت ضعف و قلت پر پہر خاص اپنے گروہ (جو عام مسلمانون کی نسبت ایسے ہین جیسے آٹے مین نمک) کی قلت اور عام مسلمانون کی نظرون مین اُنکی حقارت و ذلت پر ترس کہائین - اِس قلت و ذلت کو اور نہ بڑہاوین - اور اپنی ترقی معکوس پر اپنے مخالفین کو نہ ہنسائین -

اور اگر کسی صاحب کو اپنا علمی زور دکہانا اور دو چار رسالے متضمن تکفیر و تفسیق اہل اسلام تیار کر کے رسالدار بہادر کہلانا اور مثل مشہور ہے "ہم پانچون سوار دہلی سے آئے ہین" کا مصداق بنکر مولفین و مناظرین کے شمار و قطار مین داخل ہونا مدنظر ہے - تو وہ یہہ زور علمی مخالفین اسلام کی بحث و جواب مین دکہائین - کسی عیسائی یا یہودی کے جواب مین قلم اوٹہائین یا آریا برہمو

دہریہ وغیرہ کی خبر لین - اپنے ہی مسلمان بھائیون پر کیون ہاتھ صاف کرتے ہین اور اگر اونکو صرف مسلمانون ہی کا مقابلہ کرنا آتا ہے - مخالفین اسلام سے کلام و مقابلہ کا انہون نے کوئی حرف نہین پڑھا تو مسلمانون مین سے اپنے گروہ اہل حدیث کو چھوڑ کے اور فرقون سے (جنکو وہ بدعتی کہتے ہین) کام چلا دین - **دست خود دہان خود** پر عمل کرنے سے تو باز آئین -

اسمین شاید ہماری دیندار پرہیزگار بھائیون کو یہہ شبہہ پیدا ہو کہ ہم حق گو انصاف پژوہ کیسے ہوئے جب ہمنے اپنے گروہ کے کفر و بدعت پر سکوت کیا - یہی تو مداہنت ہے جس مین بدعتی و بیدین لوگ مبتلا ہین - دیندار و پرہیزگار تو وہی لوگ ہین جو پہلے اپنے گھر والون کی خبر لین -

اسکا **جواب** یہہ ہے - کہ جن امور پر آپ لوگ ایک دوسری کی تکفیر و تضلیل کرتے ہین یہ نہین **بعض** امور تو اسلام و ایمان کی جڑ ہین - وہ موجب کفر ہین تو خدا جانے پھر اسلام و ایمان کس چیز کا نام ہے اور اسکی اثبات کی سبیل کونسی ہے - ؟ اور **بعض** امور جسکو آپ کفر ضلالت سمجھتے ہین بحکم شارع کفر و ضلالت نہین انکا کفر یا ضلالت ہونا صرف آپ لوگون کے خیال اجتہاد کا نتیجہ ہے

امور قسم اول کا مدار اثبات اسلام ہونا ہمارے مضمون ریویو براہین احمدیہ مین نمبر ۶ و ۷ و ۹ وغیرہ اشاعۃ السنہ مین بخوبی ثابت ہو چکا ہے -

امور قسم دوم سے بطور تمثیل دو امر تفویض و قرب و معیت و نحو یہ فضیلت خیر ہی کا کفر و ضلالت نہونا اسمقام مین ثابت کیا جاتا ہے - ان ہی پر اور امور کفر یکو بھی یہ حضرات کفر قرار دیتے ہین ناظرین قیاس فرما سکتے ہین -

تفویض قرب و معیت کا کفر و ضلالت نہونا

خدا تعالے کے قرب و معیت کو (عام بندون سے خواہ خاص ہو مینین سے) جنکا آیات

(۱) ھو معکم اینما کنتم واللہ بما تعملون بصیر۔

(۲) ما یکون من نجوی ثلثۃ الا ھو رابعھم ولا خمسۃ الا ھو سادسھم ولا ادنی من ذلک ولا اکثر الا ھو معھم اینما کانوا۔ (مجادع ۲)

(۳) ونحن اقرب الیہ من حبل الورید (ق ع ۲)

(۴) ونحن اقرب الیہ منکم ولکن لا تبصرون (واقعہ ع ۲)

(۵) ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ھم محسنون

ترجمہ ۱ وہ ساتھ تمہاری ہے جہاں کہیں تم ہو اور اللہ تمہاری عملونکو دیکھ رہا ہے

۲ کہیں تین کا مشورہ نہیں ہوتا جہاں خدا تعالے چھوتا نہو اور نہ پانچ کا جہاں وہ چھٹا نہو اور نہ اس سے کم نہ زیادہ جہاں وہ اونکے ساتھ نہو

۳ ہم انسان سے اسکی رگ جان سے نزدیک ہیں

۴ ہم تم سے بھی زیادہ مرنے والے کے نزدیک ہوتے ہیں پر تم نہیں جانتے

۵ خدا پرہیزگارون کے ساتھ ہے اور اونکے ساتھ جو نیکوکار ہیں

مندرجہ حاشیہ وغیرہ میں ذکر ہے علم یا رحمت یا نصرت سے تاویل کرنا اور ان صفات کی نسبت یہ مجمل اعتقاد و ایمان رکھنا کہ جسطرح خدا کی ذات مقدس کو لایق ہے اسطرح وہ عام بندون یا خاص مومنون سے قریب ہے جیسا اوسکو شایان ہے وہ اونکے ساتھ ہی عین اتباع حدیث و قران ہے اور اسی اعتقاد پر سلف صالحین۔

صحابہ و تابعین اور اونکے اتباع صالحین گذرے ہین۔ پھر اس اعتقاد کا کفر و ضلالت ہونا کیا معنے رکھتا ہے اور کسی اہل علم و فہم و انصاف سے یہ جرأت کب ہو سکتی ہے

ہماری اس کلام مین دو دعوی ہین۔ اول یہ کہ صفت قرب و معیت مین تفویض و عدم تاویل عین اتباع حدیث و قران ہے دوم یہ کہ سلف صالحین صحابہ تابعین وغیرہ اسی اعتقاد پر گذرے ہین ان دعاوی پر ہمارے پاس ایسے دلایل موجود ہین جنمین کسی صاحب علم و فہم کو مجال مقال نہین ہے۔

دلیل دعوی اول

قرب و معیت وغیرہ صفات باری تعالے مشابہات سے ہین۔ اور مشابہات کی نسبت قران و حدیث مین صاف ہدایت وارد ہے کہ انکی حقیقت و مراد کا علم خدا کی سپرد کرین اور اون مین تاویل کو دخل ندین اور انپر

یہہ مجمل ایمان و اعتقاد رکہین "آمنا بمرادہ بذمک" یعنے جو خدا تعالے کی ان صفات سے مراد ہے ہم اسپر ایمان لائے۔ اس سے صاف اور بدیہی طور پر یہہ نتیجہ نکلتا ہے کہ قرب و معیت وغیرہ صفات خداوندی کی نسبت قران و حدیث کی یہی ہدایت ہے کہ ان کی حقیقت و مراد کا علم خدا کی سپرد کرین اور اونمین تاویل کو دخل ندین اور اونپر یہہ اجمالی اعتقاد و ایمان رکہین کہ جس طرح خدا کو لایق ہے وہ ہماری ساتہہ ہی جیسا اسکو سزاوار ہے ہم سے قریب ہے وہو الدعا۔

اِس دلیل کے پہلے دعوی کا ثبوت

یہہ مقدمہ (اولے) فریقین (مؤلین و مفوضین) کے نزدیک مسلم ہے چہوٹے بڑے۔ نئی پرانے عربی فارسی ہندی وغیرہ کتب و رسایل فریقین مین صاف تصریح ہے کہ صفات قرب و معیت وغیرہ متشابہات سے ہین۔ لہذا اس مقدمہ کی ثبوت مین شہادت و نقل اقوال حکما کی چندان ضرورت نہین و مع ہذا بخوف انکار ناواقف یا متعصب اشخاص فریق مؤل کے اسکی ثبوت مین چند اقوال علما و مسلم الطرفین کو پیش کیا جاتا ہے شیخ امام محدث سیوطی فی تفسیر الفان مین فرمایا ہے آیات صفات بہی متشابہات سے ہین

ومن المشابهة آيات الصفات لابن اللبان فيها تصنيف فرد - نحو الرحمن على العرش استوى - وكل شئ هالك الا وجهه ويبقى وجه ربك - ولتصنع على عيني - يد الله فوق ايديهم (اتقان ص ۲۸۹) وحكمه اى المتشابه اعتقاد الحقية قبل الاصابة وهو مثل المقطعات في اوائل السور مثل قوله وجوه يومئذ ناضرة الى ربها ناظرة فان هذه الاية محكمة في وجوب رؤية الله تعالى

ابن اللبان نے اسباب مین ایک کتاب جداگانہ تالیف کی ہے اِن صفات متشابہ کی مثال یہہ اقوال خداوندی ہین۔ کہ "وہ عرش پر ہے" اسکے منہ کی سوا سب کچہہ فنا ہونیوالا ہے خدا کا منہ باقی رہیگا اور تاکہ تو ایمو سے میری آنکہون کے سامنے پرورش پاے خدا کا ہاتہہ اونکے ہاتہون پر ہے تفسیر احمدیہ مین ہے۔ متشابہ کا حکم یہہ ہے کہ انکے حق ہونے پر بن سمجہے ایمان لاوین اوسکی مثال وہ مقطعات حروف ہین جو سورتون کے ابتدا مین ہین

متشابهة في حق الكيفية
اذ يلزم منها الجهة والمكان فرددناها
الى المحكم وهو قوله ليس كمثله شيئ
فقلنا لا نعلم كيفية الرؤية ونعتقد
اصل الرؤية هكذا ذكر الشيخ الامام
فخر الاسلام البزودي فعلم من هنا
ومما ذكرنا سابقا ان المتشابهة اما
ما لا يفهم منه معنى اصلا مثل الم
وغير ذلك ويسمى هذا مقطعات
واما ما يفهم منه معنى بحسب اللغة ولا نعلم
ماذا اراد منه المتكلم لان معناه الظاهر
يكون مخالفا للمحكم كقوله وجه الله
ويسمى هذه آيات الصفات واما
المقطعات في اوائل السور فتسعة
وعشرون الى ان عدها ثم قال
واما ايات الصفات فكثيرة في
القرآن منها قوله الرحمن على
العرش استوى - ولتصنع على عيني
وكل شئ هالك الا وجهه ويبقى
وجه ربك - ويد الله فوق ايديهم
والسموات مطويات بيمينه ويوم

اور خدا کا یہ قول کہ کتنے مونہہ اوسدن تر و
تازہ ہونگے - خدا کو دیکھنے والے - کیونکہ یہ آیت
مسلمانون کے لئے دیدار خدا ثابت کرنے مین
تو محکم ہے پر اوس دیدار کی کیفیت مین متشابہ
ہے کیونکہ ظاہری کیفیت رویت سے ظرف
اور مکان ثابت ہوتا ہے - اسلئے ہمنے اس
آیت متشابہ کو اس آیۂ محکم کے کہ "اوسکی
مثل کوئی چیز نہین" تابع کیا - اور یون کہا
کہ ہم اس کیفیت دیدار کو نہین چاہتے - اصل
دیدار کو جسطرح اوسکی ذات کو لایق ہے مانتے
ہین - ایسا ہی شیخ امام فخر الاسلام بزودی نے
فرمایا ہے - یہان سے اور ہمارے بیان
سابق سے معلوم ہے کہ آیات متشابہات
دو قسم ہین - ایک وہ جسکے معنے کچھ بھی سمجھ
مین نہ آوین جیسے الم وغیرہ جسکو مقطعات
کہتے ہین - دوسرے وہ جنکے لغوی معنے
معلوم ہین پر اونکے مرادی معنے معلوم
نہین - کیونکہ ظاہری معنے جو لغت سے معلوم
ہوتے ہین - آیۂ محکم کے مخالف ہین جیسے خدا تعالے
کے لئے منہ کا ہونا - انکو آیات صفات کہتے
ہین - مقطعات سورتون مین ابتدا مین اونتیس ۲۹

یکشف عن ساق وھو القاھر فوق عبادہ
ونحن اقرب الیہ من حبل الورید۔ جاء
ربک او یاتی ربک وعند ربک
ومن دون اللہ اینما تولوا فثم وجہ
اللہ۔ وھو معکم اینما کنتم
ونفخت فیہ من روحی وسنفرغ لکم
ایھا الثقلان۔ اللہ نور السموات و
الارض۔ وجوہ یومئذ ناضرۃ
الی ربھا ناظرۃ۔ فان ھذہ کلھا
متشابھات وقفت علیھا من کتب
التفاسیر

(تفسیر احمدی)

نوٹ۔ اس عبارت تفسیر احمدی میں
ایسی بات کوئی نہین ہے جو اور تفاسیر
مین نہو۔ لہذا کوئی صاحب جو تفسیر احمدی کے معتقد
نہون اس عبارت کے نقل کرنے پر معترض
نہین ہو سکتے جس بات پر وہ معترض ہونگے
وہ بات ہم اُن ہی کی معتبر و مسلم کتب تفسیر
و اصول سے نکال دینگے۔

حروف ہین پھر اُنکو شمار کیا۔ اور اسکے بعد کہا آیات
صفات قرآن مین بہت ہین۔ از انجملہ خدا
تعالے کے یہہ اقوال کہ "خدا عرش پر ہے"۔ اور تا
کہ تو اے موسے میری آنکھون کے سامنے پرورش
پاوی۔ اور سب کچھ خدا کے منہہ کے سوا فنا
ہونے والا ہے خدا کا اونہہ باقی رہیگا تیرا
کا ہاتھ انکے ہاتھون پر ہے۔ آسمان خدا کے دہنے
ہاتھہ مین لپٹے ہونگے۔ گناہگار کہیگا
افسوس یعنے خدا کے پہلو مین قصور کیا جس
خدا تعالے نے پنڈلی کہولیگا۔ وہ بندون پر غالب
ہے اور انسان سے اوسکی رگ جان
سے زیادہ قریب ہے تیرا رب آیا یا آویگا
اور خدا کے پاس اور اوسکے سوا جدہر تم
مونہہ پہیرو وہان خدا کا مونہہ ہے۔ وہ تمہارے
ساتھہ ہے جدہر تم ہو۔ ہمنے آدم مین اپنی
روح پہونک دی ہم تمہارے لئے اے جن
و انسان جلد فرصت نکالتے ہین خدا
آسمانون اور زمین کا نور ہے۔ کتنے مونہہ
اوسدن تر و تازہ ہونگے خدا کی طرف دیکھنے
والے۔ یہہ آیات سبہی متشابہات ہین
مینے یہہ بات تفاسیر مین پائی ہے

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب نے بھی حجۃ اللہ البالغہ مین آیات صفات کو متشابہات سے شمار کیا ہے۔ اصل عبارت جناب خاتمہ مبحث مین تفویض مین منقول ہوگی شیخ ابن تیمیہ و ابن القیم وغیرہ (اکابر فریق مؤل نے) کو وصف استواد فوقیت کو محکمات سے شمار کیا ہے۔ مگر آیات قرب و معیت کو اُنہون نے ہی متشابہہ قرار دیا ہے چنانچہ شیخ ابن القیم نے اعلام الموقعین مین دلایل فوقیت کے اقسام بیان کرکے فرمایا ہے یہ اون دلایل کے (جنسے خدا کا عرش پر اور مخلوق سے اوپر ہونا ثابت ہوتا ہے) اقسام ہین اِنکی جزئیات (افراد) بہ تفصیل بیان کئے جاوین تو ہزار دلیل بنے جہمیون نے سب اس دلایل کو چھوڑ رکہا ہے اور اس متشابہ قول خداوندی سے کہ وہ تمہارے ساتھ ہے جہان کہین تم ہو رد یا کر دیا ہے۔

هذه انواع من الدلالة السمعية المحكمة - اذا بسطت افرادها كانت الف دليل على علو الرب على خلقه واستوائه على العرش فترك الجهمية ذلك كله وردوه بالمتشابه من قوله وهو معكم اينما كنتم (اعلام ابن القيم)

شیخ ابن تیمیہ اپنے رسالہ حمور مین اِن آیات قرب و معیت کا متشابہ ہونا تسلیم کیا ہے پھر انمین تاویل کرکے اونکو آیات استواد فوقیت کے تابع کیا ہے۔ اور اِس تاویل کو تاویل منوع سے مستثنے او علیحدہ کر دیا ہے۔ اونکا اصل کلام مقام بیان و مقال فریق مول مین آویگا۔ انشاء اللہ تعالے۔

ایک چند اوراق کا نو طبع رسالہ (جسکو بعض مکفرین اہل تفویض نے امام احمد بن حنبل کے نام سے کسی گمنام مطبع مین چھپوایا ہے خدا کا عرش پر ہونا بیان کرکے کہا ہے کہ اگر کوئی بدعتی و مخالف خدا تعالے اس قول سے کہ ہم انسان سے اُسکی رگ جان سے قریب تر ہین یا اِس قول سے کہ وہ تمہارے ساتھ ہے جہان کہین تم ہو" یا اس قول سے کہ کہین تین شخص چھپکر باتین نہین کرتے ہین

فان احتج مبتدع او مخالف بقوله ونحن اقرب اليه من حبل الوريد - او بقوله عز وجل وهو معكم اينما كنتم او بقوله ما يكون من نجوى ثلثة الا هو رابعهم

جہان خداے تعالےٰ اِنمین چوتھا نہو یا مثل ان کی اور

ونحو هذا من متشابه القرآن قيل انما يعني بذلك العلم +

متشابہات قران سے استدلال کرے تو اوسکا جواب یہ ہے کہ ان اقوال مین معیت اور قرب یا شمول خداوندی سے اسکا علم مراد ہے

ایسا ہی اِس گروہ کے بُہت - رسائل - عربی - فارسی - ہندی - وغیرہ مین ان صفات قرب و معیت کو متشابہ کہا ہے جنکی نقل و تفصیل سے طول کا خوف ہے -

بالجملہ اس وصف قرب و معیت کا مشابہات سے ہونا اس وقت تک فریقین مفوضین و مؤلین مانتے ہین اور خاصکر مؤلین اِس غرض سے کہ یہ صفین محکم بنکر صفت فوقیت و استوا کا (جنکو وہ محکم سمجھتے ہین) مقابلہ و معارضہ نکرین متشابہ ہوکر انکی تابع رہین بڑے زور شور کے ساتھ انکو متشابہ قرار دیتے ہین - اِس سے ثابت ہوتا ہے کہ پہلا مقدمہ دلیل دعوی اول کا اوس گروہ مؤلین کے نزدیک بغیر کسی قسم کے چون و چرا کے مسلم ہے

دلیل دعوی اوّل کے دوسرے مقدمہ کا ثبوت

خدایتعالےٰ نے قران مین فرمایا ہے -

هو الذي انزل عليك الكتاب منه آيات محكمات هن ام الكتاب واخر متشابهات فاما الذين في قلوبهم زيغ فيتبعون ما تشابه منه ابتغاء الفتنة وابتغاء تاويله - وما يعلم تاويله الا الله والراسخون في العلم يقولون امنا بكل من عند ربنا ويذكر الا اولوا الباب (آل عمران ع)

خدایتعالےٰ وہ ہے جسنے تجھپر اپنے رسول کتاب اوتاری ہے - جسکی بعض آیتین صاف صاف مطلب بتاتے ہین وہ اس کتاب کے اصول ہین اور دوسری متشابہ (جنکی مراد سمجھنے مین اشتباہ ہی) پس جنکے دلون مین ٹہیراپن ہے وہ گمراہی اور تاویل کی تلاش مین ان ہی متشابہ آیتونکے پیچھے پڑتے ہین - حالانکہ اونکی تاویل بجز خدا کوئی

نہیں جانتا اور جو گہرے علم میں ثابت قدم ہیں وہ یہ کہتے ہیں کہ ہم ان آیات پر ایمان لائے یہ سبھی ہمارے رب کی طرف سے ہے۔ یہ بات وہی سمجھتے ہیں جو صاحب عقل ہیں

حضرت عائشہؓ روایت ہے۔ (چنانچہ صحیح بخاری و مسلم میں ہے) **کہ آنحضرت** صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی اور فرمایا۔ جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو

عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قال تلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھذہ الآیۃ قال اذا رایت الذین یتبعون ما تشابہ منہ فاولئک الذین سمی اللہ فاحذروھم (صحیح بخاری صفحہ ۶۵۲ و مسلم ص ۳۴۹)

جو آیات متشابہات درپے تاویل ہوئے ہیں تو اُن سے بچو۔ یہ وہی ہیں جنکا خدا نے نام لیا ہے یعنے ان کو کج رو و فتنہ جو کہا ہے۔

جمہور علماء (صحابہ و تابعین و ائمہ مجتہدین) اسپر ہیں کہ آیات متشابہات کے معنے وراء علم خدا کوئی نہیں جانتا۔ اور اس آیت میں والراسخون فی العلم پر وقف ہے اور یہ تفسیر معالم میں کہا ہے کہ اکثر علما کا یہی قول ہے کہ واو۔

ذھب الاکثرون الی ان الواو فی قولہ والراسخون واو استیناف وھذا الکلام عندھم تم ولا یعلم تاویلہ الا اللہ وھو قول ابی بن کعب و عائشۃ و عروۃ بن الزبیر وروایۃ عن طاؤس عن ابن عباس ایضا وقال الحسن والاکثرون التابعین واختارہ الکسائی والفراء والاخفش وقال لا یعلم تاویل المتشابہ الا اللہ ویجوز ان یکون فی القرآن تاویل استاثر اللہ بعلمہ ولم یطلع علیہ احدا من خلقہ کما استاثر بعلم الساعۃ ووقت طلوع الشمس من مغربھا و

قول خداوندی والراسخون فی العلم میں واو کو برسر کلام ہے عاطفہ نہیں ہے۔ پہلا کلام اس قول پر تمام ہوا کہ متشابہ کی تاویل بجز خدا کے کوئی نہیں جانتا یہی بات ابی بن کعب و عائشہؓ و عروہ بن زبیر فرماتے ہیں یہی حضرت ابن عباس سے طاؤس نے روایت کیا ہے یہی حسن بصری اور اکثر تابعین کا قول ہے۔ اور اسیکو امام کسائی فراء اور اخفش (نحوی اماموں نے) اختیار کیا ہے یہ کہتے ہیں متشابہ کی تاویل کو بجز خدا کوئی

خروج الدجال ونزول عیسی علیہ السلام ونحوها - والخلق متعبدون فی المتشابہ بالایمان بہ وفی المحکم بالایمان والعمل ومما یصدق ذلک قرءة عبد اللہ ان تاویلہ الا عند اللہ والراسخون فی العلم یقولون آمنا بہ کل من عند ربنا وهذا القول اقیس فی العربیة واشبہ بظاهر الایة وقال ابن عباس ومجاهد والسدی لقولهم آمنا بہ سماهم الیہ الراسخین فی العلم فرسوخهم قولهم آمنا بہ ای بہ المتشابہ (معالم)

نہین جانتا اور قرآن مین ایسی تاویل کا (جسکا علم خدا سے مخصوص ہو دوسرے کو اوس نے نہ بتائی ہو) پایا جانا جائز ہے اسکی نظیر علم وقت قیامت ہے اور وقت طلوع آفتاب جانب مغرب سے اور دجال کے نکلنے - اور حضرت عیسےؑ کے آسمان سے اوترنے کا وقت وغیرہ اور لوگون کو آیات متشابہات پر صرف ایمان لانے کا حکم ہے اور آیات محکمات پر ایمان اور عمل دونون کا حکم ہے

اسکی تصدیق اس قراءة ابن مسعود سے بہی ہوتی تہی جسکے یہہ الفاظ ہین - "ان تاویلہ الا عند اللہ" - اور اوسکے معنے یہہ ہین کہ متشابہ کی تاویل کا علم بجز خدا کے کسیکو نہین ہے - یہی بات قواعد عربیہ کے رو سے زیادہ تر قرین قیاس اور ظاہر آیت سے مناسب ہے ابن عباس وسدی ومجاہد نے کہا ہے خدا نے ان لوگون کو اسلئے ثابت قدم کہا ہے کہ انہون نے آیات مشابہات کو بن سمجھے مان لیا ہے انکی ثابت قدمی یہی بن سمجھے آمنا کہنا ہے

تفسیر **اتقان** مین ہے - لوگون کا اسمین اختلاف ہے کہ مشابہات پر کسیکا

هل المتشابہ مما یمکن الاطلاع علی علمہ او لا یعلمہ الا اللہ علی قولین منشاهما الاختلاف فی قولہ والراسخون فی العلم هل هو معطوف ویقولون حال او مبتدأ خبرہ یقولون والواو للاستیناف -

مطلع ہونا ممکن ہے یا یہہ کہ بجز خدا کوئی اون کو نہین جانتا یہہ اختلاف اس اختلاف سے پیدا ہوا ہے کہ لفظ والراسخون لفظ اللہ پر معطوف ہے اور لفظ یقولون اسکا حال ہے یا یہ مبتدا ہے اور یقولون اوسکی خبر ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah.

علی الاول طایفة یسیرة منهم
مجاهد وهو روایة عن ابن عباس
× × × واختار هذا القول النووی
فی شرح مسلم انه الاصح لانه یبعد ان
یخاطب الله عباده بما لا سبیل لاحد
من خلقه الی معرفته وقال ابن
الحاجب انه الظاهر واما الاکثرون
من الصحابة والتابعین و
اتباعهم خصوصا اهل السنة
فذهبوا الی الاول وهو
اصح الروایات عن ابن عباس
رضی الله عنه وقال ابن السمعانی
رضی الله عنه لم یذهب الی القول
الاول الا شرذمة قلیلة
واختار القتیبی قال فکان
یعتقد مذهب اهل السنة
لکنه سهی قال ولا غرو فان لکل
جواد کبوة ولکل عالم هفوة
قلت ویدل لصحته مذهب الاکثرین
ما اخرجه عبد الرزاق فی تفسیره و
والحاکم فی مسنده عن ابن عباس انه کان

تہوڑے لوگ جنمین ایک مجاہد تابعی ہے اور ایک
روایت مین ابن عباس اسپر ہین کہ متشابہات
پر اطلاع ممکن ہے۔ امام نووی نے شرح مسلم مین
اسی قول کو پسند کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ امر
بعید از قیاس ہے کہ خدا تعالے اپنے بندون
کو ایسے امر سے مخاطب کرے جسکو کوئی
سمجہہ نسکے۔ ابن حاجب نے بہی اسیکو
ظاہر قرار دیا ہی۔ ولیکن اکثر صحابہ و تابعین
اور اونکو اتباع خصوصاً اہل سنت اسپر ہین کہ علم
متشابہ کسیکے لئے ممکن نہین ہے۔ یہی روایت ابن
عباس سے صحیح ہے۔ ابن اسحق نے کہا کہ پہلا قول
تہوڑی سے لوگونکا ہے قتیبی نے بہی اسیکو
اختیار کیا تہا۔ اور وہ اوسیکو اہل سنت جماعت
کا مذہب سمجہتا تہا لیکن وہ اسمین بہول گیا
اور یہہ انوکہی (یا دہوکہ کی) بات نہین سبہی تیز
گہوڑے مونہہ کے بل گر پڑتے ہین اور سبہی
عالم پہسل جاتے ہین مین کہتا ہون (امام
سیوطی فرماتے ہین) اکثر صحابہ وغیرہ کے
قول کی صحت پر دلیل یہ روایت ہے جسکو
عبد الرزاق نے تفسیر مین اور حاکم نے مستدرک
مین ابن عباس سے نقل کیا ہی (باقی عنقریب)

* اس استبعاد کا جواب حضرت شاہ ولی اللہ کی کلام مین جو خاتمہ بحث پر منقول ہوگا۔ پورے طور پر ادا ہوگا۔ انشاء اللہ تعالی۔